168

رجسٹرڈ ایل

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۳۷ دار الامان قادیان ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء جلد ۴

چٹھی حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب

منشی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کل سے ہمارے حضرت پوری صحت سے ہیں۔ پرسوں عصر کے وقت آئے فرمایا طبیعت بہت علیل ہے دعا کرنی چاہیے مجھے اس لفظ سے رقت ہوئی میں نے عرض کیا کہ آپ وہ ہیں جن کی نسبت خدا تعالیٰ کہہ چکا ہے انت المسیح الذی لا یضاع وقتہ میں تعجب کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو آپ کے درجات کی ترقی بہت ہی منظور ہے کہ ایک طرف تو آپ کے سپرد اس کثرت سے کام کر دئے ہیں کہ ان کے تصور سے قوی سے قوی زہرہ آدمی کی پیٹھ ٹوٹ جاتی ہے اور اسپر اسقدر بیمار ہوتے ہیں حضور مسکرا کر فرمایا ہاں یہ تو ہمیں یقین ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے مصالح محفوظ ہیں۔

رات اس فضول مضمون کا تذکرہ ہوا جو کسی امام دین لاہوری نے اخبار عام میں ابھی شائع کیا ہے کہ اس نے احمد بیگ والی پیشگوئی پر اعتراض کیا ہے۔ فرمایا اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے خوف سے غور کرے کہ چار شخصوں کی موت کی نسبت ہماری پیشگوئی تھی جن میں سے تین ہلاک ہو چکے اور ایک (داماد) باقی ہے تو اسکی روح کانپ جائے گی کہ کس دلیری سے اور کیوں وہ اعتراض کر سکتا ہے۔ اسے سمجھ لینا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کے مصالح اہم ہیں۔

پھر فرمایا خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ استیصال کے متعلق کچھ عمر بھی ان کے کارخانہ کی رونق کے لئے لمبی کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ قادر تھا کہ ابوجہل اور اس کے امثال پر مکہ معظمہ میں یکجا اور ناگہاں بجلی پڑ جاتی اور بہت بڑی ایذا پہونچانے سے قبل انکا استیصال ہو جاتا مگر انکا تار و پود درہم برہم نہ ہوا جب تک بدر کا یوم نہ آ گیا اگر ایسی ایسی کارروائیاں جلد جلد پوری ہو جائیں تو نبی بہت جلد ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ جائے اور وہ گرمی جوش کیونکر رنگ آتا کہ چہرہ ہستی موجود کے قیام کے بغیر طرح طرح کے علوم و معارف بر روئے کار نہیں آ سکتیں۔ فرمایا خدا تعالیٰ صادق کو نہیں اٹھاتا جب تک اسکا صادق ہونا آشکار نہ کر دے اور الزاموں سے اسکی تطہیر نہ کر دے جو ناعاقبت اندیش اسپر لگاتے ہیں۔

اسپر پھر آپ نے کل کی اپنی رویا سنائی فرمایا کیا دیکھتا ہوں کہ محمود کی والدہ آئی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ایک جوتی ہے اور مجھسے کہتی ہیں یہ نئی جوتی آپ پہن لیں اور پھر میرے ہاتھ میں پکڑ کہا یہ جوتی آپ کے لئے ہے پہن لیجئے دشمن زیر ہے۔

مفتی صاحب کی معرفت کوئی خط آپ کو پہنچا۔ اسمیں کوئی مطلوب چیز نہیں۔ کیتھلی کی نسبت کیا تجویز ہوئی۔ یہاں چراغدین صاحب کل ظہر کیوقت یہاں سے سخت بیقرار ہوکر چلدیئے کہ میں حضرت جی کے بغیر یہاں ٹھہر نہیں سکتا۔ میںنے بڑی منت اور دلاسہ سے انکو سمجھایا کہ یہاں ٹھہرنا آپ کا آپکے لئے بہت مبارک ہے اگرچہ حضرت تشریف نہیں لائے میںنے اپنے تجربے بتائے کہ کسطرح ان مکانوں میں خدا کی برکت برستی ہے اور اندر ہی اندر پاکیزگی کیطرف بڑھنے اور معاصی سے بچنے کی توفیق ملتی ہے جس طرح حرامکاری کے مکانوں میں بود و باش کرنے سے دلوں میں خود بخود ایک قساوۃ اور تاریکی پیدا ہو جاتی ہے اور صفائی باطن منکدر ہو جاتی اور پاک توفیق چھن جاتی ہی اسی طریق پر ان مکانوں میں جہاں مہبط انوار الٰہی اور مورد نزول ملائکہ ہوتا ہے سکونت اختیار کرنے سے دل قدرتی کشش سے نورانی ہوتے اور تقوی طہارت کی زینتوں سے آراستہ ہوتے رہتے ہیں۔ اسی سر کیطرف اشارہ کرنے کے لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خصف کرنے والوں کے پاؤں سے استغنا کرتے ہوئے اور دور دور گذر جایا کرو۔ اور یہی سر ہے اس کا جو فرمایا کہ مسجد نبوی اور مسجد حرام کی نماز اور مواضع کی نمازوں سے بدرجہا افضل ہے۔ میںنے یقین دلانیکی بہت کوشش کی کہ میں انوار الٰہی کو اترتے دیکھتا ہوں اور میں یہاں رہنے سے پاتا ہوں کہ بہت سے ایسے گناہوں پر موت وارد ہونے کے آثار نظر آرہے ہیں جنکی دوسرے مقامات میں باوجود تضرعات اور ابتہالات کے آبیاری ہوتی تھی۔ پھر میںنے عرض کیا کہ اس راہ کے لئے دو بدرقے لازم ہیں صبر اور حسن ظن۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ شہر کے رہنے والوں کو جو راتدن کی چہل پہل اور طمع مشاغل سے دلبستہ ہوتے ہیں، روکھے سوکھے گاؤں میں بسر کرنا دوبھر ہوتا ہے مگر خدانے ایسا ہی چاہا کہ اسکا نور ویرانہ میں ہی جاگزین ہوگیا ہی سچ ہے کہ گنج در ویرانہ ہامی باشد۔

اگر کوئی میرے جیسا دل رکھتا ہو تو آسانی اس بات کو سمجھ لے کہ ایک منزل جو آج شہر میں ہزاروں مجاہدوں سے طے نہیں ہوتی وہ آج ایسے ویرانوں میں ایک چشم زدن میں طے ہو جاتی ہے اللہ اکبر شہر وہی ہوا جسمیں اقسام فسق و فجور کے تعفنات اور سمیات ہیں جو ہی میں کم مناسبت رکھتی ہے ویرانوں کی پاک ہوا سے جو ایسی لوثوں سے قطعاً مصفا اور مطہر ہے خدا کی قدرت دیکھو شام کو حضرت اقدس علیہ السلام تشریف لائے۔ خدا جزائے خیر دے پیر سراج الحق نعمانی کو حضور کو دیکھتے ہی فرط مسرت اور جوش عشق سے کیسا پیارا جملہ منہ سے نکالا آپ پہلے جناب پاک کے منہ کی طرف دیکھتے ہیں اور پھر میری طرف دیکھکر فرماتے ہیں دیکھو کیسا پیارا اور پرنور چہرہ ہے کہ دیکھنے کے ساتھ غم واندوہ کی ظلمتیں پاش پاش ہو جاتی اور دل ابتہاج اور مسرت سے بھر جاتا ہے مجھے پیر صاحب ممدوح کے اس فقرہ سے ان کا کمال عشق حضرت موعود علیہ السلام سے محسوس کرکے از بس لذت پیدا ہوئی جزاہ اللہ عنی و عن الاسلام خیرا

غرض رات کو حسب معمول مجلس خوب گرم ہوئی اور جو کچھ خدا تعالےٰ نے چاہا بیان ہوا۔ آج رات کو مجھے ہی بات اس سے شروع کی کہ میں آج کنز العمال کو دیکھ رہا تھا مہدی اور دجال کی نسبت ۸۵ حدیثیں اسمیں جمع کی گئیں ہیں۔ سب حدیثوں میں یہی ہے کہ وہ آتے ہی بولے خونریزی کرے گا اور یوں خلق خدا کے خون سے روئے زمین کو رنگین کرے گا۔ خدا جانے ان لوگوں کو جو ان احادیث کے وضاع تھے سفا کی کسقدر پیاس اور خلق خدا کی جان لینے کی کیتی بھوک تھی۔ اور اسوقت عقلیں کسقدر موٹی اور سطحی ہو گئی تھیں۔ یہ بات انکی سمجھ ہی میں نہ آئی کہ اصول تبلیغ اور ماموریت کے قطعاً خلاف ہے کہ کوئی مامور آتے ہی بلا اتمام حجت کے تیغ زنی شروع کردے تعجب کی بات ہے ایکطرف تو آخری زمانہ کو حضرت خیر الانام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اتنا دور قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ جتنا بعد زمانہ نبوت سے ہو گا اتنی ہی غفلت اور کسل اور اعراض عن اللہ کا مرض شدید ہو گا باینہمہ آخری زمانہ کا مصلح اور مامور ایسا شخص قرار دیا ہے جو آتے ہی تلوار سے کام لے اور اتمام حجت کا ایک لفظ بھی منہ پر نہ لاوے۔ وہ مسیح کیا ہوا وہ خونریز مفسد ہوا۔ فرمایا افسوس آتا ہے کہ اسقدر تناقضات کا مجموعہ وہ حدیثیں ہیں کہ اس سے زیادہ مہفوات اور لغویات میں بھی تناقض ممکن نہیں مگر ان لوگوں کی دانشیں انکی بیہودگی تک نہ جا سکیں۔

فرمایا میں ان حدیثوں کو پڑھکر کانپ اٹھا اور دلمیں گذرا اور بڑے درد کے ساتھ گذرا کہ اگر اب خدا تعالےٰ خبر نہ لیتا اور یہ سلسلہ قائم نہ کرتا جس نے اصل حقیقت سے خبر دینے کا ذمہ اٹھایا ہے تو یہ مجموعہ حدیثوں کا اور تھوڑے عرصہ کے بعد بیشمار مخلوق کو مرتد کر دیتا

ان حدیثوں نے تو اسلام کی بیخکنی اور خطرناک ارتداد کی بنیاد رکھدی ہوئی ہے۔ فرمایا جبکہ حدیثیں یوں ہی نامراد رہیں اور انکی بے بنیاد پیشگوئیاں جو محض دروغ بیفروغ اور باطل افسانے ہیں اور کچھ مدت کے بعد آنیوالی نسلوں کے سامنے اسیطرح نامراد ثابت ہوئیں تو صاف شک پڑجاتا کہ اسلام بھی اور جھوٹے مہابھارتی مذہبوں کیطرح نرا کتھوں پر مبنی اور بیہودہ مذہب ہے اور آیندہ نسلیں سخت ہنسی اور استہزا سے ابحاث کے کھینچنے کا بڑی دلیری سے موقعہ پاتیں کہ دجال کو خدا بنانے والا اور خدا کی صفات کاملہ مستجمعہ سے پورا حصہ دینے والا مذہب بھی کبھی مذہب حق اور مذہب توحید کہلانے کا استحقاق رکھ سکتا ہے۔ ابحاث کو بار بار اور بڑے جوش سے فرماتے تھے کہ میری جان پر اس تصور سے لرزہ پڑ پڑ جاتا تھا کہ خدا تعالے کے سچے اور پاک اور ابدی مذہب اسلام کے ساتھ کسقدر دشمنی کی گئی ہے اور کس قدر بیچارگی اسکی صف لپیٹنے کا سامان ان حدیثوں کی راہ سے کیا گیا ہے خدا تعالے کا کسقدر شکر ہے کہ اُس نے وقت پر اسلام کی خبر لے لی اور اپنے مامور موعود کی معرفت ثابت کر دکھایا کہ یہ مجموعے محض باطل اور نکمے خیالات اور بعض قوموں کی خود غرضیوں اور نفسانیتوں اور ذاتی کدوکاوش کے مجموعے ہیں۔ یہاں پہونچے تھے کہ مجھے رقت پیدا ہوگئی اور اپنے پیارے محبوب امام کی محبت کا استیلا دل پر ہوا میں نے جوش سے کہا کہ میری طرف ہاتھ دیجئے کہ میں چوم لوں مبارک ہو تجھے کہ تو وقت پر آیا۔ تونے اسلام کی لاج رکھلی تونے اسلام کے منہ کو جسے مہدی اور دجال کی ناپاک خدائی اور بھیانک خونریز صورت نے تاریک پردے ڈالدئے تھے پھر اصلی صورت میں چمکا کر دکھایا۔ واقعی بات ہے اگر حضور والا تشریف نہ لاتے تو ایک زمانہ کے بعد بلکہ تھوڑی ہی دیر کے بعد ... اسلئے کہ یہ جھوٹی باتیں کیوں پوری ہوتیں۔ اس کے بعد میں نے کہا اور بڑے جوش اور تیقن کے لہجہ میں کہا کہ اب شیعہ مذہب پر بھی موت آگئی اور یقیناً آگئی۔ اب یہ دجل بھی نصرانی دجل کے ساتھ ہی خاک مذلت میں دفن ہو گیا ابکی وہ فضول داستانیں جو انھوں نے اُس خونی موعود منتظر کی نسبت وضع کر رکھی ہیں اپنی نامرادی اور ناکامی اور خذلان پر آپ گواہ ہوکر اس مذہب پر یکدفعہ موت وارد کردیں گی۔ درحقیقت کیسے بدقسمت اور بے بنیاد وہ مذہب ہیں جنکی بنیاد افسانوں اور مادی امروں پر رکھی گئی ہو۔ اگر حضرت مسیح کی قبر یقیناً ثابت ہوجائے جیسا کہ انکی موت قطعی دلائل سے ثابت ہوگئی ہے اور نصرانیت کے شہتیر کو اس راہ سے گھن تو لگ گیا ہے اب اگر قبر بھی صاف صاف عیاں ہوجائے جیسے کہ قرائن قویہ پیدا ہوگئے ہیں تو یہ بدقسمت مذہب اُسی وقت اُس مردہ کے ساتھ ہی اُسی گڑھے میں سوگیا اور ایسا ہی بدقسمت شیعیت بھی ان جھوٹے افسانوں کے ساتھ فنا کی ہوا میں پیوست ہوجاوے گی اور اسی طرح یادوں سے مٹ جاوے گی جیسے موقت الشیوع گیت ایک وقت جوش سے زبانوں پر چڑھتے اور دلوں کو اپنی طرف یکبارگی مائل کرلیتے اور پھر نابود ہو جاتے ہیں اور کوئی اُنھیں زبان پر نہیں لاتا۔ ابھی دو تین روز ہوئے ہیں لاہور کے مطبع شمس الہند سے جو شمس الدین شائق کے اہتمام میں ہے ہمارے پاس ایک کتاب آئی ہے جسکا نام غایۃ المقصود ہے اور جسے مولوی ابو القاسم شیعہ مجتہد کے بیٹے نے تالیف کیا ہے۔ اسکے مصنف علی حائری نے اس جلد میں اور اسکی پہلی جلد میں بادر ہوا افسانوں کی بنا پر اس جھوٹے ناول یا بے مغز افسانے مہدی منتظر کی ضرورت اور انتظار پر بہت خامہ فرسائی کی ہے۔ اور خدا تعالے کے واقعی اور حقیقی اور سچے مہدی موعود و مسیح موعود حضرت میرزا

غلام احمد قادیانی

کے وجود باجود کا انکار کیا ہے۔ اس قوم کی تباہ حالت پر اللہ تعالے بہتر جانتا ہے مجھے کسقدر افسوس اور رحم آیا۔ کہ کیسی ابلہ قوم ہے کہ واقعات پر انکی نظر کبھی نہیں جاتی ان کا عجیب طریق ہے جسکی ابتدا بھی غلط اور انتہا بھی غلط اور دریا بھی غلط ہوتو غلط اندر غلط۔ خدا تعالی کے وعدوں کے موافق واقعات عالم کے شہادت کے موافق۔ خدا کے کلام کی شہادت کے موافق ایک مقدس انسان ابو بکر صدیق خلیفہ بلافصل کے ہوتے کس جرأت کے ساتھ جو دروغگویم بر روئے تو کا مصداق ہے دریدہ دہنی سے کہے جاتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ بلافصل تھے۔ اور درمیانی سلسلہ کو جنکا نام آئمہ اور اوصیا رکھا ہے نامرادی پر نامرادی اور ناکامی پر ناکامی پیش آتے دیکھکر پھر بھی کہے جاتے اور لئے چلے جاتے ہیں کہ وہ سب انبیائے معصومین کے ہم پلہ تھے اور انبیاء کیطرح خدا کے موعود اور منتظر تھے۔ آخر میں سر من رائی کے سرداب میں ہلاک ہوجانے والے

یا غائب کئے گئے ننھے بچہ کو آخر زمانہ کا سلطان قاہر اور ختم الفتن قرار دے رہے ہیں اور اس کی وہ صفات اور علامات اور کار گذاریاں مقرر کر رکھی ہیں جو نہ کسی نبی کے وجود میں پائی گئیں اور نہ پائی جانی ممکن ہیں۔ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی ۲۳ سال کے عرصہ میں وہ کام نہ ہوا جو اس سے ہویدا ہوتا مانا گیا ہے۔ اس موہوم اور نابود شے کے انتظار میں آنکھیں سفید کر رہے ہیں درد ناک شعر اس کے فراق میں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے ظہور کے لئے وظیفے پڑھے جاتے ہیں۔ اس کی تکلیفوں اور مصیبتوں کے رفع کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ افسوس نادان لوگ کس ضلالت کے ورطہ میں غوطے کھا رہے ہیں۔ ان باطل افسانوں کی پیروی نے انکی عقلوں کو کیسا بیکار کر دیا ہے۔ زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اسلام کی تباہی حد سے بڑھ گئی۔ فسوق اور ارتداد کی ظلمت نے چاروں طرف احاطہ کر لیا۔ خدا اور رسول اور قرآن کی حد سے زیادہ بے ادبی کی گئی اب مصلح کے ظہور کا وقت ہے اب منتظر موعود کا وقت ہے کہ تباہ شدوں کی خبر لے اور ڈوبتے بیڑے کو طوفان سے بچائے اس حال میں ایک شخص نے دعویٰ بھی کر دیا ہے کہ میں وہی موعود مہدی منتظر علیہ السلام ہوں جو سنۃ اللہ کے موافق انبیاء کے حلقہ میں آیا ہوں اور میرے ساتھ وہ تمام علامات اور صفات اور معجزات ہیں جو تمام راستبازوں کے ساتھ تھے اس نے نہ صرف دلائل اور بینات اور حجج سے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا ہے بلکہ اپنے کاموں نے

دکھا دیا ہے کہ وہ واقعی وہی موعود ہے جسکی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ اس نے اپنے اعمال سے۔ اسلام کی عزت رکھکر قرآن کی عزت رکھکر۔ ایک رسول کی نہیں سارے رسولوں کی عزت رکھکر [illegible] معجزات اور خرق عادات اور دعا کے مسئلہ کو جو مر چکا تھا اپنے کاموں سے زندہ کر کر دکھا دیا ہے کہ وہ وہی موعود ہے جو حسب بشارات الٰہیہ آنے والا تھا۔

غرض ایک واقعی اور حقیقی موعود مہدی جو تمام ہدایات کا مجموعہ ہے موجود ہے اور یہ افسانہ گو افسانوں کے شیدا ایک فرضی خیالی مہدی منتظر کے فراق میں جان کھپا رہے ہیں۔ افسوس کبھی یہ نہیں سوچا کہ اول کس تباہی کی پیشگوئی کی گئی تھی جو اسلام پر آنے والی تھی اور پھر کس قوم کی نسبت پیشگوئی تھی جس کے ظالم ہاتھوں سے وہ تباہی اسلام پر آنے والی تھی اور پھر کس [illegible] موعود کی خبر دی گئی تھی جو اس قوم تباہ کن کے بیداد گر ہاتھ سے اسلام کو بچانے کے لئے آنا موعود تھا قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ آخری زمانہ میں نصاریٰ کا فتنہ ہوگا اس قوم کا فتنہ ہوگا جو خدا کے ایک بندہ کو خدا کا بیٹا بنائیں گے اور کفارہ کے قائم کرنے کے لئے خدا کے تمام راستبازوں کو سخت بدی سے یاد کریں گے۔ اسلام پر ان کے ہاتھ سے سخت تباہی آئے گی۔ اب اس وعدہ اور خبر کے موافق وہ محیط اور عالمگیر فتنہ پڑا۔ اتنے میں ایک شخص نے دعویٰ کیا اور اگر فتنہ اور تباہی کو للکار کر کہا کہ تسلی رکھو گھبراؤ نہیں میں آ گیا ہوں۔ میں نوح ہوں جسکا وعدہ دیا گیا تھا کہ آخری زمانہ کے طوفان ضلالت کے وقت آویگا۔ میں مہدی ہوں جسکی بشارت تھی کہ وہ اسوقت

آوے گا جب کہ دنیا ضلالت سے بھر جاوے گی اور ہدایت اور ایمان ثریا پر اُٹھ جائیں گے میں خدا تعالےٰ کے دبستان سے سیکھکر اور اسی ہادی سے ہدایت یافتہ ہو کر آیا ہوں۔ میں مکمل اور اجمل ہوں جو ضروری تھا کہ اسوقت ظاہر ہوتا۔ اس لئے کہ جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے دو بعثتیں مقدر تھیں ایک بعثت تکمیل ہدایت کیلئے دوسری تکمیل اشاعت ہدایت کے لئے۔ پہلی بعثت ہو چکی کہ دین آپ کے وقت میں کامل ہو چکا اور اکملت لکم دینکم نے اس پر مہر صداقت کر دی۔ دوسری بعثت اشاعت ہدایت کامل طور پر جو اس دعوے سے سمجھی جاتی تھی انی رسول اللہ الیکم جمیعا اس امر کی مقتضی تھی کہ ساری دنیا پر آپ کی ہدایت پہونچ جاوے [illegible] لیظہرہ علی الدین کلہ مجھے پیدا کیا ہے اب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ بروز یا بعثت ہوں جسکے ذریعہ سے مقدر تھا کہ تکمیل اشاعت ہدایت ہو۔ تمہارے مفسرین بھی اس آیت کے لیظہرہ علی الدین کلہ یہی معنے کرتے چلے آئے ہیں کہ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اس کے وقت میں ہی ہدایت کامل طور پر شائع ہوگی اور اسلام کا اظہار کل دینوں پر ہوگا۔ غرض ایک شخص نے دعویٰ کیا [illegible] پورا مقابلہ اور ان موذی اصولوں کا پورا استیصال کر کے ثابت کر دیا کہ وہ درحقیقت وہی ہے جو ایسے وقت میں آنے والا تھا معلوم نہیں شیعوں نے اس افسانہ کے تماشے کے وقت کبھی ان پہلوؤں پر

بھی غور کی - کس طرح غور کرتے
اور پھر جھوٹ کسطرح کھلتا - افسوس
اُس قوم پر جو نابیناؤں کیطرح ٹھوکر
کھاتی چلی جاتی ہو اور کوئی جادۂ مستقیم
اس کے آگے نہ ہو اور نہ رفتار
کی کوئی غرض و غائت ہو-
غایت المقصود کو پہنچنے سے
پہلے ایک مقام پر پہونچکر سخت
افسوس آیا اور رحم بھی شیعوں کے
حال پر آیا کہ کس انتظار و شوق
سے اُس موہوم منتظر کو پکار
رہے ہیں اُس نادان یورپین بچہ
کیطرح جو جہاز کے ایک کنارہ پر
اپنے باپ کے حکم سے کھڑا ہوا
تھا اور اُس جہاز کو آگ لگ گئی
اور پہلے وہ حصہ جلکر راکھ ہوگیا
جسپر اُسکا باپ متعین تھا - پھر
آگ کے بھوکے شعلے اُس حصہ
کی طرف لپکے جسپر وہ لڑکا کھڑا تھا
وہ اپنے باپ کو پکارتا اور جوں
جوں شعلے نزدیک ہوتے چیخ چیخ
کر پکارتا کہ اے باپ کیا میں ٹھہرا
رہوں - آخر مردہ باپ کیطرف
سے کوئی جواب نہ پاکر اُن ظالم
شعلوں کا طعمہ بنگیا - اسی طرح یہ
لوگ اُس سرداب کے جاگزین کو
چیخ چیخ کر پکار رہے ہیں - کاش
یہ لوگ پکارتے جاتے اور روتے
جھینکتے رہتے ہمارا کیا حرج تھا
اگر کوئی مضرت اور یہ نتیجہ اس سے
پیدا نہ ہوتا تو ہماری بلا سے اپنی
قسمت کو رویا کرتے - مگر غضب
تو یہ ہے کہ اسکا بدنتیجہ آخر کار
یہ ہوتا کہ یکدفعہ ساری قوم
اسلام کو رسول کو انبیاء کو آئمہ
کو اوصیاء کو اور سارے ہی
مذہب کو خیرباد کہکر دہریہ ہوجاتی
دوستوں کو خوشوقت کرنے یا
اس باطل پر ہنسانے اور باطل
کو رُلانے کے لئے دو ایک سطریں
اس قابل تاسف مقام کی لکھدیتا
ہوں - قال الحائری المتحیر

ازجملہ تکالیف عباد در زمانہ غیبت
امام حجۃ اللہ الاکبر المہدی المنتظر
علیہ السلام دعا کردن ست برائے
حفظ وجود مبارک آنجناب
علیہ السلام از شرور شیاطین
انس و جان و دعا برائے تعجیل
قیام و خروج و ظہور موفور السرور
آنحضرت الخ اور عجیب دعائیں اور
شعر رات دن اس انتظار
جانگاہ میں پڑھتے ہیں - میری غرض
اس سے صرف اتنی ہے کہ وقت
موجود ہے اور داعی مدعی موجود
ہے اور خدا تعالے نے مومنوں
کو انتظار کی کشاکش سے بچانے
کے لئے اپنا موعود مبعوث بھی
فرما دیا ہے مگر یہ لوگ ہنوز خبط
عشوا سے باز نہیں آتے اور
موہوم اُمیدوں میں وقت ضائع
کررہے ہیں - خدا تعالے انپر
رحم کرے کہ حقیقی علی اور
مہدی منتظر کو حضرت مرزا

غلام احمد

کی پاک شبیہ میں شناخت کرلیں
اور ناجائز تمناؤں کے وسیلے
اسلام کی عزت کو اپنے ہاتھ
سے خاک میں ملانے والے
نہ ٹھیریں - غرض حدیثوں کے
مجموعہ پر تاسف کرتے کرتے
قرآن کریم کے محامد اور تمجید کی
طرف متوجہ ہوگئے - فرمایا اگر
ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور
حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ ناز
ایمان و اعتقاد ہوتے تو ہم قوموں
کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا
سکتے - فرمایا میں نے قرآن کے لفظ
میں غور کی تب مجھپر کھلا کہ اس
مبارک لفظ میں ایک زبردست
پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی
قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے
اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ
یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جب
کہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اسکے
ساتھ شریک کی جائینگی - اُس
وقت اسلام کی عزت بچانے کیلئے اور
بطلان کا استیصال کرنے کے لئے
یہی ایک کتاب پڑھنے کے
قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً
چھوڑ دینے کے لائق ہونگی - اور
فرمایا **فرقان** کے بھی یہی معنے
ہیں یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل
میں فرق کرنے والی ٹھیرے گی
اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب
اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی -
فرمایا اور بڑے جوش اور تاکید کے
فرمایا کہ اب سب کتابیں چھوڑ دو
اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو
اور فرمایا بڑا بے ایمان ہے وہ
شخص جو قرآن کریم کیطرف التفات
نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی
رات دن جھکا رہے - فرمایا ہماری
جماعت کو چاہیے کہ قرآن کریم کے
شغل اور تدبر میں جان و دل سے
مصروف ہو جائیں اور حدیثوں
کے شغل کو ترک کریں - فرمایا بڑے
تاسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم
کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا
جو احادیث کا کیا جاتا ہے - فرمایا
اسوقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ
میں لو تو تمہاری فتح ہے - اس نور
کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی -
میں کہتا ہوں درحقیقت یہی ایک
ہتھیار ہے جواب بھی کارگر ہے
اور ہمیشہ کے لئے کارگر ہوگا اور
پہلے بھی قرن اول میں یہی ایک
حربہ تھا جو خود حضور سرور عالم
علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ
کے ہاتھ میں تھا - مبارکی اور صد
ہزار مبارکی ہے اُس قوم کو جو اسکو
اختیار کرے اور اسی یگانہ کتاب
کو اپنا مایہ ایمان قرار دینے میں ذرا
بھی تردد اور تذبذب میں نہیں پڑتی
بڑے جوش اور خوشی سے آگے

بڑھکر اس فرقان اور نور کو لیکر آیا
اے مسیح موعود کی برگزیدہ جماعت
خدا تعالے کی صلوات اور سلام تجھ پر
ہوں اس زمانہ میں تمہارے سوا
کوئی قوم نہیں ہرگز ہرگز کوئی قوم
نہیں جسکو قرآن شریف کے
لا شریک ماننے میں ایمان
و اعتقاد کو اس کے غیر پر موقوف
و منحصر نہ ماننے میں ذرا بھی پس
و پیش ہو۔ تم پوری دلی قوت اور
شرح صدر سے اسکو قبول کر سکتی
ہو اور قبول کر لیا ہے اس لئے
کہ تمہارے عقیدہ کی بنیاد افسانوں
پر نہیں رکھی گئی جنکی تائید میں انھیں
رنگوں کے افسانوں کی احتیاج ہو
دانت پیسنے اور رونے کا محل
شیعوں اور ان کے مثیلوں کے
لئے ہے جنھوں نے پہلے خونی
مسیح تراشے۔ ناپاک مسیح مس
زمین و آسمان کے مالک دجال
تراشے اور ان کو کنز وٹے
کی طرح موہوم موعود مہدی یا جا
تراش وضع کئے جنکی تائید نہ
آسمان کر سکتا ہے اور نہ اس کے
بار وجود کو زمین کی پیٹھ اٹھا سکتی
ہے۔ ان طریقوں پر واویلا جو
قرآن کریم کی راہ میں روک ہوں کہ
ان مذہبوں کو ہشیار کیا جاوے
تو قرآن باطل اور بے سود اور
غیر ضروری ٹھہر جائے۔ حدیثوں
کے مجموعے نہ رہیں نہ رہیں
مہدی اور جھوٹے خدا دجال
کی حدیثیں برباد ہوں برباد ہوں
اس سے ضرر ہے تو باطل فرقوں کو
قرآن ہی رہا اور قرآن ہی رہیگا
اور قرآن ہی کا جلال ظاہر ہوگا
اسلئے کہ یہی ایک کتاب ہے جسکی
شان میں ہے انا نحن نزلنا
الذکر وانا لہ لحافظون
مبارک اس پاک انسان کو جسنے
قرآن کی سلطنت پھر دنیا میں بحال
کر دی اسی طرح جیسے پہلے تھی بعد اسکے
کہ میعاد گذر گئی مصنوں نے اسکی جگہ انسانی
ہاتھوں کی کاریگریوں (حدیثوں)
کو بٹھا دیا۔ اور مبارک صد ہزار
مبارک ان لوگوں کو جنھوں نے
اس جری اللہ غیرۃ اللہ کو
قبول کیا۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد

۱۵ اکتوبر ۱۹۰۰ء

مدرسہ کیلئے اپنے بھائیوں کی خدمت میں ایکدفعہ پھر التماس

الحکم کے کسی گذشتہ نمبر میں مخدومنا حضرت مولوی
عبد الکریم صاحب کی طرف سے ایک چٹھی اپنے
بھائیوں کے نام شائع ہوئی تھی جسمیں مدرسہ
تعلیم الاسلام کی چند در چند ضروریات کا ذکر
کر کے اور مدرسہ کے فنڈ کے غیر مستقل حالت
کی طرف توجہ دلا کر مولانا صاحب موصوف نے
مجلس منتظمہ مدرسہ کی طرف سے ایک درخواست
اپنے بعض مخلص اور ذی ثروت بھائیوں
کی خدمت میں پیش کی تھی کہ وہ کونسل ٹرسٹیان
مدرسہ ہذا کے ممبر ہونا منظور فرماویں
تا اس سے دوہرا فائدہ حاصل ہو۔
اول۔ اہم معاملات مدرسہ اور مدرسہ کی
بہتری کی تجاویز میں کمیٹی انکی رائے سے
فائدہ اٹھا سکے۔
دوئم اس چندہ سے جو ٹرسٹیان بحساب
پانچ روپے ماہوار فنڈ مدرسہ میں عنایت
فرماویں گے مدرسہ کی آمدنی کی صورت
مستقل ہو جاوے گی اور بہت ساری مالی
مشکلات جو کمیٹی کی تشویش کا موجب
ہو رہی ہیں دور ہو کر انتظام مدرسہ کی
بہتری کا باعث ہوں گے۔ اس وقت
۱۹ صاحبوں کے نام تجویز کئے گئے تھے
اور اگرچہ ہم اپنے ان مخلص بھائیوں کی
خاموشی سے یہی نتیجہ نکالتے ہیں کہ انھوں
نے ٹرسٹی ہونا منظور فرما لیا ہے۔ مگر
باضابطہ کارروائی کے لئے یہ ضروری ہے
کہ سب صاحب باضابطہ طور پر اپنی منظوری
سے سکرٹری مجلس یعنی حضرت مولوی عبد الکریم صاحب
کو اطلاع دیویں اور نیز زر چندہ ماہوار
یا پیشگی سال تمام کا ارسال فرما کر
مجلس کے مشکور اور عند اللہ ماجور
ہوں۔ اور یہ کارروائی اب بہت
جلد ہونی ضروری ہے تاکہ کونسل
ٹرسٹیان کی سکرٹری پریزیڈنٹ وغیرہ
تجویز ہو جاویں۔ [illegible] پہلے اخبار میں
چند بھائیوں کے نام رہ گئے تھے۔
لہذا اب انکی خدمت میں التماس ہے
کہ وہ بھی اس کار ثواب میں بہت جلد
شریک ہوں اور ٹرسٹی ہونا منظور
فرماویں۔ ان احباب کے نام ذیل میں
درج ہیں۔
راجہ شیر محمد خان صاحب۔ بی۔ اے۔ جوں
بابو محمد صاحب ہیڈ کلرک۔ انبالہ چھاؤنی
بابو نبی بخش صاحب سٹور کیپر شملہ
میاں خدا بخش صاحب عرف صوفی کرم الٰہی صاحب
اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ یہ
مدرسہ صرف اپنے بھائیوں کے چندہ
پر ہی چلتا ہے لہذا ہمارے بھائیوں کو
اسطرف بہت توجہ چاہئے۔ کیا ہی خوب
ہو کہ ہر ایک شہر یا جماعت مدرسہ کے لئے
کمیٹی کر کے ہمارے تمام بھائی تھوڑا تھوڑا
ماہوار چندہ اپنے ذمہ لگا لیں جو مہینہ
بھر ایک امین کے پاس جمع ہوتا رہے
اور ہر ماہ کے اخیر میں فنڈ مدرسہ میں پہنچ
جایا کرے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس
التماس پر ہمارے بھائی ضرور توجہ فرماوینگے
مگر صرف اتنی توجہ نہو کہ اس عرضداشت کے
ختم ہونے تک وہ بھی ختم ہو جاوے بلکہ
اسقدر درکار ہے کہ اسکا کچھ عملی نتیجہ بھی ظہور
میں آوے۔ عمارت مدرسہ یعنی سکول اور
بورڈنگ کی ضرورتوں کیلئے پہلے ہی ناکافی
تھی اسپر غیر متوقع زور کی بارشوں نے
نو تعمیر شدہ حصہ عمارت کو جو بانی کے
[illegible] اب اسکی مرمت کیلئے
اور عمارت کو بڑھانے کے لئے سخت ضرورت
روپیہ کی درپیش ہے۔ کمیٹی نے ارادہ
کیا ہے اور حضرت اقدس نے اس تجویز کو
منظور فرمایا ہے کہ ہمارے معزز بھائی مرزا
خدا بخش صاحب پنجاب کے چند شہروں میں
دورہ کر کے اپنے بھائیوں کو ان ضروریات

بیعت

محمد عالم صاحب ۔ افریقہ
حافظ فدا حسین صاحب وار وھہ ۔ بگرھہ
عبد الشکور صاحب ۔ محمود محلہ
میاں حاکم صاحب ورینم مز جھنگ
میاں ماچیا صاحب "
بلند خاں صاحب ۔ قلعہ دیدار سنگھ
غلام غوث صاحب ۔ کنجاہ ۔ مز گجرات
حافظ ہدایت اللہ صاحب " "
عبد الرحمن صاحب ۔ مڈمیرہ فارسی خاں
فضل الرحمن صاحب ہیلاں مز گجرات
عبد العزیز صاحب " "
احمد دین صاحب جلالپور مز ملتان
محمد سلطان صاحب ۔ بنگرہ ۔ گوجرانوالہ
خدا بخش صاحب برچیا اتارا ۔ ملتان
نور محمد صاحب " "
غلام محمد صاحب ۔ کالہ ۔ جہلم
میاں شہادت صاحب ۔ بستی وریام کلاں جھنگ
میاں اعظم صاحب " "
غلام مرتضیٰ صاحب امرپور ملتان
میاں زمان صاحب " "
نور احمد صاحب " "

محمد خاں صاحب ۔ جلال الدین صاحب
محمد عبد اللہ خاں صاحب طالب علم
محمد افضل صاحب موذن مسجد
شجاعت علی صاحب جیسل مز جہلم
غلام محمد صاحب ۔ افریقہ
رولیخاں ۔ لدھیانہ ۔
محمد مراد صاحب ۔ ڈب کلاں ۔ جھنگ
قاضی غلام حسین صاحب ۔ جتال راولپنڈی
میاں عبد اللہ صاحب نومسلم ۔ لدھیانہ
محمد اسمٰعیل صاحب ۔ "
مفتی نور احمد صاحب شادیوال گجرات
فتح شاہ صاحب بخش اللہ صاحب
دولت خاں صاحب ۔ قلات ۔ بحر
پولیٹیکل ملک صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ
عبد الرحمن صاحب سیالکوٹ سب پوسٹ ماسٹر
حسام الدین صاحب ۔ قادر واتی ۔ ملتان
قاضی حبیب اللہ صاحب چھاونی بیانیر پلٹن
محمد برکت علی صاحب سیالکوٹ
غلام محمد صاحب لالیاں ۔ جھنگ
غوث محمد صاحب ۔ راسو مز گوجرانوالہ
فضل حسین صاحب لاہور بازار حکیماں
[illegible] ۔ خزانہ ۔

اشتہار
سررشتہ میونسپل کمیٹی امرتسر

میلہ مال مویشی و اسپان دیوالی ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء سے شروع ہو کر ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے اسلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار دس روپیہ مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو شائع کی گئی ہے دیا جاوے گا اور مبلغ پانسو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاوے گا ۔

اگر کسی کو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوا لے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہو جانا چاہیے ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہوں گے ۔ اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودھ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاوے گا یعنی ۲۱ ۔ ۲۲ ۔ ۲۳ ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء کو دو وقت صبح اور شام دودھ کا وزن کیا جاوے گا ۔ اور نیز نمائش اسپان بھی حسب دستور سابق اس موقعہ پر ہوگا ۔ فروخت اسپان پر ایک روپیہ فیصدی محصول لیا جاویگا واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مال کے دیا جاتا ہے وہ بوقت واپسی یعنی باہر نکال لیجانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاویگا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصولیابی قیمت کے رہے گی ۔

دستخط
المشتہر
جے جی ۔ اکیب صاحب بہادر
سکرٹری میونسپل کمیٹی امرتسر
۱۶ ۔ ستمبر سنہ ۱۹۱۰ء

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی ایڈیٹر و پروپرائٹر کی سعی و اہتمام سے چھپکر شائع ہوا